اِصْلَاحٌ لَّھُمْ خَیْرٌ ط وَاِنْ تُخَالِطُوْھُمْ فَاِخْوَانُکُمْ ط وَاللّٰہُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ط وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ لَاَعْنَتَکُمْ ط اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ (البقرہ ۲: ۲۲۰) آپ سے یتیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ آپ کہہ دیجیے ایسا طریقہ اختیار کرنا جس میں ان کی بہتری ہو' اچھا ہے۔ اور اگر تم انھیں اپنے ساتھ ملا لو تو وہ تمھارے بھائی ہیں۔ اور اللہ جانتا ہے مصلح کو مفسد سے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ تمھیں مشقت میں ڈال دیتا۔ اللہ غالب حکمت والا ہے۔۔۔

لہٰذا جس طرح یتیم کے مال کا معاملہ ہے اسی طرح بھائیوں کا آپس میں مشترکہ رہایش اور بود و باش اختیار کرنے کا مسئلہ ہے۔ اس میں ایسا طریقہ اختیار کرنا جس میں سب کے لیے سہولت ہو' کسی کی حق تلفی نہ ہو' شرعی آداب کی خلاف ورزی نہ ہو' ضروری ہے۔

مشترکہ رہایش ہو تو اس میں اس بات کا خیال رکھا جائے کہ اس میں کسی کے آرام و سکون اور عزت و آبرو کو خطرہ نہ ہو۔ ایک شخص کی بیوی کو مشترکہ رہایش سے کوئی جسمانی اور ذہنی تکلیف نہ پہنچتی ہو۔ سسرال کے لوگ اس کے حقوق اور آرام کا پورا خیال رکھیں اور اس کے لیے مشترکہ رہایش میں احکام شرعیہ پر عمل کرنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔

آپ نے اپنے بارے میں جو سوال کیا ہے مذکورہ بالا اصول کی روشنی میں اس کا جواب یہ ہے کہ اگر آپ کو مشترکہ رہایش میں پرائیویٹ کمرہ اور الگ رہایش میسر ہے تو پھر شوہر کی اس بات کی کہ "اس کے بھائی ابھی تک اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے قابل نہیں ہو سکے" رعایت کریں۔ انھیں مزید موقع دیں تا کہ وہ اپنے بھائیوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے بعد مکمل الگ رہایش اختیار کرنے کی پوزیشن میں آجائیں۔ آپ کے شوہر بھی حالات کا جائزہ لے کر یہ رائے قائم کریں کہ جو کام انھیں کچھ عرصے بعد کرنا ہے' گھریلو ماحول بہتر کرنے کی خاطر ابھی کر سکتے ہیں' تو یہ بھی مناسب ہو گا۔

الگ رہایش میں جہاں مشترکہ رہایش کے مسائل سے آدمی محفوظ ہو جاتا ہے وہاں تنہائی کا احساس بھی ہوتا ہے اور باہمی تعاون کے سلسلے میں رشتے داروں اور بہن بھائیوں کا اس طرح تعاون حاصل کرنے سے محروم ہو جاتا ہے جس طرح مشترکہ رہایش گاہ میں مواقع حاصل ہوتے ہیں۔ واللہ اعلم! (مولانا عبدالمالک)

مشترک خاندان اور مشکوک آمدنی

س : برعظیم میں عام طور پر مشترکہ خاندانی نظام رائج ہے جس میں تمام ذرائع آمدن کو اکٹھا کر دیا جاتا ہے اور اس مشترکہ آمدنی سے خاندان کے تمام اخراجات پورے کیے جاتے ہیں۔ سوال یہ

ہے کہ اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ مذکورہ نظام کے تحت چلنے والے کسی خاندان میں شامل کمانے والے افراد میں سے کسی ایک یا چند افراد کے ذرائع آمدن مشکوک یا خلاف شرع ہیں تو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ایک تحریکی فرد کو کیا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیے اور مشترکہ آمدنی میں مشکوک ذرائع آمدن سے حاصل شدہ مال سے خود کو اور اپنی اولاد کو کس طرح محفوظ رکھا جائے؟

ج : مشترک آمدن سے اگر گھر کے اخراجات پورے کیے جاتے ہوں اور خاندان کے بعض افراد کی آمدنی حرام ہو اور افراد خانہ کو علم ہو' صرف شک اور وہم نہ ہو' تو اس صورت میں حرام ذرائع سے کمانے والوں کو شراکت سے الگ کر دیا جائے اور دوسرے افراد خانہ اپنا کھانا پینا ان سے جدا کر دیں۔ اس کے ساتھ وعظ و نصیحت کے ذریعے حرام کمائی کے مرتکب افراد کی اصلاح کی کوشش بھی کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ حرام کمانے اور حرام کھانے سے ہر مسلمان کو بچائے۔ آمین (مولانا گوھر رحمن)

کمیٹی ڈالنے کی شرعی حیثیت

س : ہمارے ہاں اکثر چند افراد مل کر کمیٹی ڈالتے ہیں جس میں ہر رکن ہر ماہ ایک مقرر رقم ادا کرتا ہے (تمام افراد کا حصہ برابر ہوتا ہے)۔ ہر ماہ تمام افراد کی ادا شدہ رقم ایک فرد کو ادا کر دی جاتی ہے۔ کس ماہ کمیٹی کے کس رکن کو ادائگی کی جائے' اس کا فیصلہ عام طور پر قرعہ اندازی کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ یہ عمل عام بچت کے زمرے میں آتا ہے کیونکہ اس میں کسی کا بھی نقصان نہیں ہوتا اور کسی کو بھی اس کی ادا کردہ رقم سے زیادہ حصہ نہیں ملتا لیکن کچھ ساتھی اس سارے عمل کو قرعہ اندازی کی وجہ سے جوے کی ایک قسم قرار دیتے ہیں۔ براہ کرم قرآن و سنت اور اسلامی قوانین کی روشنی میں رہنمائی فرمائیں تاکہ ذہن سے شکوک رفع ہو سکیں؟

ج : کمیٹی ڈالنے کا جو طریقہ آپ نے بیان کیا ہے اس پر شرعاً کوئی اعتراض نہیں۔ یہ تو باہمی تعاون کا ایک اجتماعی طریقہ ہے۔ باقی رہی قرعہ اندازی تو اس کی ہر صورت ممنوع نہیں ہے بلکہ وہ صورت ممنوع ہے جو جوئے میں ہارنے جیتنے کے لیے ہو۔ یہ صورت جوئے کی نہیں ہے بلکہ مشترک فنڈ کو تمام شرکا باری باری استعمال کرتے ہیں۔ لیکن پہلے کون استعمال کرے اور دوسرے تیسرے نمبر پر کون استعمال کرے؟ اس کے لیے قرعہ اندازی کا طریقہ اختیار کیا جاتا ہے جو قابل اعتراض نہیں ہے۔ (گ - ر)